جلد ۲۲ | مورخہ ۲ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۴ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ جون - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ؛

نظارت بیت المال کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ تمام جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند کے حسابات چندہ سال تمام ۳۵-۱۹۳۴ء انہیں بھیج دیئے گئے ہیں - اگر کسی جماعت کو حسابات نہ پہنچے ہوں - تو وہ دفتر بیت المال سے طلب فرمالیں ؛

۳ - جون کو تمام مرکزی دفاتر اور سکولوں میں ملک معظم کے یوم پیدائش کی چھٹی کی گئی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبہ کرو کہ خدا کا غضب زمین پر بھڑکا ہے

فرمایا :- خوب یاد رکھو - کہ جن قوموں کو خدا تعالے نے اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا - جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں - کہ محض مذہبی اختلاف درمیان تھا - بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں - نوح کی قوم نے حضرت نوح کو مفتری سمجھا - بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی ان کا پیشہ ہو گیا - اور فرعون اور اس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا - اور لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی - اور جب ان کو سمجھایا گیا - تو لوط اور اس کے اصحاب کی نسبت انہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا - جو قرآن شریف میں درج ہے - اور وہ یہ ہے اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنے ان لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو - یہ تو طہارت اور تقوے لئے پھرتے ہیں یعنے ہمارے مخالف اور اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں - پس خدا کا غضب انہی قوموں پر بھڑکا - اور ان کو صفحۂ زمین سے ناپید کر دیا - پس کیا تم ان لوگوں سے زیادہ سخت ہو - یا تمہارے پاس خدا تعالے سے مقابلہ کا کچھ سامان موجود ہے - اور ان کے پاس موجود نہ تھا - اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو - اور یا خدا تعالے میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں - جو پہلے تھی - میں سچ سچ کہتا ہوں - کہ اس آنیوالے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کریگا - اس کا ایمان قابل عزت نہیں - جن کے کان ہیں سنیں - خدا تعالے فرماتا ہے - کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے - کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے مونہہ پھیر لیا ہے - پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے - پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا - پس توبہ کرو - کہ دن نزدیک ہیں ؛ (الحکم ۲۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۵ء)

اگر قادیان کی مقدس سرزمین میں احراری کانفرنس کا اعادہ کیا جائے

تو

ان ایام میں ہر احمدی حق و صداقت کے اظہار کے لئے قادیان پہنچ جائے

نیشنل لیگ لاہور کی نہایت اہم قرار دادیں

لاہور یکم جون۔ نیشنل لیگ لاہور کا ایک اجلاس کل بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ چودہری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لار۔ ایم۔ ایل۔ سی نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے ایک مختصر سی تقریر میں گذشتہ سال کی احرار کانفرنس قادیان کے متعلقہ امور کا ذکر کیا۔ اور اس امر پر افسوس کیا۔ کہ حکومت نے جس حالت میں احمدیوں سے یہ خواہش کرنا تھی۔ کہ وہ احرار کانفرنس میں شریک نہ ہوں۔ اس کانفرنس کے انعقاد کی اجازت کیوں دی۔ گذشتہ کانفرنس کے کوائف سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ مفسدانہ ارادوں سے قائم کی گئی۔ اس کے صدر کی گرفتاری اور سزایابی بھی ظاہر کرتی ہے۔ کہ حکومت کے نزدیک وہ ایک تبلیغی مجلس نہ تھی۔ بلکہ امن عامہ کو برباد کرنے کی ایک سبیل تھی۔ ان حالات میں یہ قیاس کرنا بہت مشکل ہے۔ کہ حکومت ایسی غلطی کا ارتکاب پھر کرے گی۔ جس کا نتیجہ قادیان کی مقدس سرزمین میں احرار کانفرنس کا اعادہ ہو۔ لیکن پیہم اخبارات میں مجلس احرار کی طرف سے یہ اعلان ہو رہا ہے۔ کہ وہ ایسی کانفرنس منعقد کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور دو لاکھ لوگوں کی شرکت متوقع ہے۔ اور ان کے دعاوی سے ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت کی خوشنودی انہیں حاصل ہے۔ ان حالات میں نیشنل لیگ لاہور ہر احمدی کو تحریک کرتی ہے کہ وہ بلا عذر شرعی جن ایام میں احرار کانفرنس قادیان میں منعقد ہو رہی ہو۔ قادیان میں پہنچ جائے۔ اور احمدی ہر حالت میں ارض مقدس میں جمع ہو کر بالمقابل حق و صداقت کی آواز بلند کریں۔ اپنے جان و مال سے عزیز وجودوں اور آیات اللہ کی حفاظت خود کریں۔ اور دنیا پر ظاہر کر دیں۔ کہ وہ طاغوتی طاقتوں کے مظاہرے سے کسی حالت میں مرعوب ہونیوالے نہیں بالاتفاق اور پرجوش نعروں میں یہ قرار پایا کہ نیشنل لیگ لاہور احرار کانفرنس قادیان کے انعقاد کے ایام میں جو اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوبارہ منعقد ہونے والی ہے۔ ہر احمدی سے متوقع ہے۔ کہ وہ بلا شرعی عذر ضرور قادیان پہنچ جائیں۔ کسی حالت میں بھی اس ارادہ سے باز نہ آئیں۔ تاکہ اپنی محبوب ترین آیات اللہ اور مقدس وجودوں کی حفاظت خود کریں۔ اور حق کی آواز ان ایام میں قادیان کی سرزمین سے بلند کریں۔ اور دنیا پر ظاہر کر دیں۔ کہ طاغوتی طاقتوں کا بڑے سے بڑا مظاہرہ انہیں مرعوب نہیں کر سکتا۔ پھر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے مختصر سی تقریر کے بعد یہ ریزولیوشن پیش کیا۔ جو بالاتفاق منظور ہوا۔

نیشنل لیگ لاہور اپنے لدھیانہ کے بھائیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور حکومت کی خاموشی کو مجرمانہ غفلت سے تعبیر کرتی ہے۔ اور مطالبہ کرتی ہے کہ ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ جنہوں نے نہایت دل آزار طریق سے ہمارے پیارے مطاع کی توہین کی۔ اور جسے انتہائی حالت میں صبر کی تعلیم کی وجہ سے جماعت نے برداشت کیا ؛ (نامہ نگار)

علاقہ کوئٹہ کو احمدی طبی وفد کی روانگی

مصیبت زدگان زلزلہ علاقہ کوئٹہ بلوچستان کی امداد کے لئے ایک طبی وفد جماعت احمدیہ کی طرف سے آج روانہ کیا جا چکا ہے۔ نیز جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی اور ڈاکٹر یا ڈریسر اس کار خیر پر جانے کے لئے تیار ہوں۔ تو دفتر ہذا کو بذریعہ تار اطلاع دیں۔ ان کا سفر خرچ اور اخراجات خوراک دوران قیام علاقہ کوئٹہ ادا کر دیئے جائیں گے ؛

ناظر امور عامہ قادیان

لرزہ آفریں سازش اور احسان

جس مخبوط الحواس کی گرفتاری کی خبر گذشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہے۔ اس کے متعلق اخبار "احسان" (۲ جون) نے پورے صفحہ کے عنوان سے جو "لرزہ آفریں سازش کا انکشاف" کیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں نے غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں پر کس طرح کمر باندھ رکھی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ۳۱ مئی کو قادیان میں جا بجا پولیس کی زبردست نمائش کی گئی۔ اور یہ بھی غلط ہے۔ کہ دفتر احرار کے اردگرد پولیس کے پہرہ دار متعین تھے۔ گیانی شیر سنگھ نہ پولیس میں گیا۔ اور نہ اس کا کوئی تعلق تھا۔ مقامی پولیس کو اس کے متعلق اس وقت تک کچھ علم نہ تھا۔ جب تک شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے جناب ناظر صاحب امور عامہ کے حکم سے خود جا کر اطلاع نہ دی۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ ملا عطاء اللہ کو قتل کرنے کے لئے ایک شخص کو باہر سے بلایا گیا۔ حد درجہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

ہندوستان کے لئے ایک خوفناک عنصر

غیر مسلموں کے متعلق "علماء" کے خطرناک عقائد

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ آریہ پریس نے ہمیشہ ان "علماء" کی پر زور تائید وحمایت کی ہے۔ جو اسلام کی نمائندگی کا غلط دعوےٰ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف شور و شر۔ اور فتنہ و فساد پیدا کرنے میں منہمک رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ علماء بارہا اس قسم کے خیالات اسلام کی طرف منسوب کرکے پیش کر چکے ہیں۔ جو تمام غیر مسلموں کے لئے نہایت ہی خطرناک اور ملک کے امن و امان کو تباہ کرنے والے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ ہمیشہ اس قسم کے خیالات کو اسلام کے خلاف ثابت کرکے ان کی تردید کرتی رہتی ہے

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ جب ننگ اسلام "علماء" نے یہ اعلان کیا۔ کہ جس شخص کے متعلق کوئی نام نہاد مسلمان یہ سمجھ لے۔ کہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ اسے حق حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ ایسے شخص کو قتل کر دے۔ تو ہم نے اس کے خلاف پر زور آواز بلند کی۔ اور اس بارے میں اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرتے ہوئے لکھا۔

اسلام قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ کسی مجرم کو کوئی شخص خود سزا دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ خواہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو مجرم کو سزا دینا ہر حالت میں حکومت کا کام ہے

اس تعلیم کی معقولیت اگرچہ آریہ اخبار "پرتاپ" نے بھی تسلیم کی۔ اور اسے لکھنا پڑا۔ کہ اگر کوئی غیر مسلم بانی اسلام کی ہتک کا مرتکب ہو۔ اور حکومت اسے سزا دے۔ تو کسی کے لئے اس پر اعتراض کرنے کا کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ اور دوسرے آریہ اخبارات انہی لوگوں کی حمایت میں اپنا زور صرف کرتے رہے ہیں۔ جنہوں نے لکھا:-

"قادیان کی شریعت باطلہ کا فیصلہ مسلمانوں کے نزدیک کبھی قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ سچے مسلمان جناب رسول اکرم (فداہ روحی) کے ناموس اور حرمت پر اپنی جان و مال کو قربان کرنا اپنے لئے سعادت دارین سمجھتے ہیں۔ غیور مسلمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے جان و مال سے زیادہ عزیز جانتے ہیں۔ اگر اس راہ میں انہیں ہزار ہا جانیں بھی قربان کرنی پڑیں۔ تو انہیں کوئی عذر نہیں ہو سکتا"

گویا ان لوگوں کا فتوےٰ یہ ہے۔ کہ ہر مسلمان جس شخص کے متعلق یہ خیال کرلے کہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے۔ اسے وہ قتل کر سکتا ہے۔ اس کے بعد خواہ ہزاروں مسلمانوں کی جانیں جائیں اس بات کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ فتوےٰ نہایت ہی امن شکن ہے۔ اور اس وقت تک اس کی وجہ سے جو نتائج رونما ہو چکے ہیں ان سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اس کا اثر نہ صرف قاتل اور مقتول تک محدود رہتا ہے۔ بلکہ دوسرے لوگوں تک بھی پہنچتا ہے، جیسا کہ حال ہی میں کراچی میں ظہور پذیر ہوا لیکن باوجود اس کے آریہ اخبارات نے انہی لوگوں کو اسلام کے اصلی نمائندے قرار دیا جنہوں نے یہ فتوےٰ شائع کیا۔ اور ہمارے اعلانات کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ چونکہ اسلام کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے والوں کے خیالات کی بناء پر آریہ پریس اسلام کو بدنام کرنے اور اسے بھیانک صورت میں پیش کرکے غیر مسلموں کو مسلمانوں کے خلاف اشتعال دلانے کا موقعہ پاتا ہے۔ اس لئے ان کی باتوں کو تو نمک مرچ لگا کر پیش کرتا رہتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ چونکہ اسلام کی وہ تعلیم پیش کرتی ہے۔ جس پر کسی کے لئے حرف رکھنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ادھر توجہ نہیں کی جاتی۔ بلکہ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کو اسلام کی نمائندگی کا مستحق ہی نہ سمجھا جائے۔

غرض باوجود یہ بات جاننے کے کہ اسلام کی جو تعلیم جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ وہ امن پسندانہ اور روا دارانہ ہے۔ اور جو غیر احمدی علماء پیش کرتے ہیں۔ وہ فتنہ و فساد پھیلانے کا موجب ہے۔ آریہ پریس کی ہمدردی اور تائید ہمیشہ غیر احمدی علماء کے ساتھ رہی ہے۔ لیکن حال میں ایک فتوےٰ شائع ہونے پر اخبار "پرتاپ" چیخ اٹھا ہے چنانچہ وہ اسے "ایک شر انگیز فتوےٰ" قرار دیتا ہوا لکھتا ہے:۔

"اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ہندوؤں سے کوئی سروکار نہ رکھنا چاہیئے۔ مولانا یہ فتوےٰ ایک ایسے ملک میں دے رہے ہیں۔ جہاں مختلف قومیں آباد ہیں۔ اور وہ قومیں مختلف مذاہب کی پیروکار ہیں۔ لطف یہ ہے۔ کہ اس وقت تک مسلمانوں کی اس ملک میں اقلیت ہے۔ اور اگر اکثریت ان کو حقیقی معنوں میں "ملیچھ" سمجھ کر ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے۔ جیسا کہ وہ "کافروں" کے ساتھ کرتے ہیں۔ تو انہیں ان فتوؤں کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے۔ اس سے بڑھ کر خطرناک بات کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ملکی معاملات میں ایسے اشخاص سے ہدایات حاصل کی جائیں۔ جنہیں ان سے دور کا بھی واسطہ نہیں"

آخر میں لکھا ہے "اس قسم کے علماء جو دل آزار فتوے دیتے رہتے ہیں۔ ہندوستان کے۔ لئے لعنت ہیں۔ کیونکہ جب تک یہ زندہ ہیں۔ تب تک ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ مصطفےٰ کمال پاشا نے انہیں ایک خطرناک عنصر سمجھا۔ اور ان کی بیخ کنی کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اس کا اثر یہ ہے۔ کہ یہ خطرناک طبقہ اگر نیست و نابود نہیں ہوا۔ تو بے دست و پا ضرور ہو گیا ہے"

"پرتاپ" اور دوسرے آریہ اخبارات کو معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ وہی علماء ہیں جن کی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں وہ ہمیشہ حمایت کرتا رہتا ہے۔ ابھی چند ہی دن ہوئے۔ جب انہی علماء نے پولٹیکل امور میں مذہب کو داخل کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے تو تمام آریہ پریس نے اس کی پر زور تائید کی اس وقت نہ تو اس طبقہ کا خطرناک ہونا معلوم ہوا۔ اور نہ یہ نظر آیا۔ کہ پولٹیکل امور میں مذہب کو داخل کرنا تباہ کن ہے لیکن اب جبکہ اپنے خلاف فتوےٰ شائع ہوا۔ تو یہ سب کچھ نظر آنے لگ گیا۔ اور یہ کیا ہے۔ ان علماء کے فتووں میں تو یہاں تک موجود ہے۔ کہ ہر غیر مسلم کا مال و اسباب لوٹ لینا مسلمانوں کے لئے جائز ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا منظور نہ کرے۔ تو اسے قتل کر دینا کار ثواب ہے۔ اور اس کے لئے وہ موقعہ کے منتظر ہیں۔ چنانچہ ان کا عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کی ہر احراری مولوی سے تصدیق کرائی جا سکتی ہے۔ کہ امام مہدی جس وقت آئیں گے۔ تو تمام غیر مسلموں کو یا تو مسلمان بنالیں گے۔ یا تلوار کے ذریعہ موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ ان کا مال و دولت مسلمانوں کے حوالے کر دیں گے۔ اور اس طرح ساری دنیا پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو۔ جو ایڑیاں اٹھا اٹھا کر ایسے مہدی کی راہ تک رہے ہوں جو بڑی بیتابی کے ساتھ اس وقت کے منتظر ہوں جب غیر مسلموں کے تمام اموال اور تمام حکومتیں ان کے قبضہ میں آجائیں گی ان کی طرف سے یہ فتوےٰ تو کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ کہ "مسلمانوں کو ہندوؤں سے کوئی سروکار نہ رکھنا چاہیئے"۔ وہ ہر غیر مسلم کی جان و مال اپنے رحم پر سمجھتے ہیں۔ تمام غیر مسلموں اور خصوصاً آریہ پریس کو ان کے اس قسم کے خیالات پر غور کرنا چاہیئے۔ اور پھر دیکھنا چاہیئے کہ اس خطرناک طبقہ اور خطرناک عنصر کی کسی رنگ میں حوصلہ افزائی کیا نتائج پیدا کر سکتی۔ اور کس قسم کا تباہ کن منظر پیش کر سکتی ہے۔

ایک مجلس احرار کا سکرٹری گاندھی جی کے نقش قدم پر

خودکشی اسلام میں ناقابل معافی گناہ ہے۔ جاہل اور اسلام کی تعلیم سے ناواقف لوگ تو آئے دن اس کے مرتکب ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن خودکشی کا ایک نیا طریق جس کے موجد گاندھی جی ہیں۔ اور جو دوسروں کے سر چڑھ کر مرنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ ہے۔ کہ فاقہ کشی کی جائے۔ اس پر عمل کرنے اور اسے اسلام کی بہت بڑی خدمت سمجھنے والے بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اس کا سہرا بھی احرار کے ہی سر ہے۔ چنانچہ "زمیندار" ۲۸ مئی میں بعنوان "سکرٹری مجلس احرار جڑانوالہ کا ایمان افروز اعلان" لکھا ہے۔

"سکرٹری مجلس احرار اسلام جڑانوالہ نے مسلمانان جڑانوالہ کی تفریق سے تنگ آکر حسب ذیل بیان بغرض اشاعت ارسال کیا۔ قصبہ جڑانوالہ ضلع لائل پور میں مسلمانوں کی باہمی تفریق و بغض و حسد سے تنگ آکر بندہ نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ بذریعہ بھوک ہڑتال اپنی جان مسلمانان جڑانوالہ کے اوپر قربان کر دوں۔ اور اس وقت تک بھوک ہڑتال جاری رکھوں جب تک میری تسلی نہ ہو جائے۔ کہ اب میرے بھائی آپس میں متفق و متحد ہو گئے ہیں۔"

"اس اعلان کو ایمان افروز قرار دینے سے ظاہر ہے۔ کہ احراریوں کے ایمان کی کیا حقیقت ہے۔ ایک ایسا فعل جو سراسر خلاف اسلام اور خلاف عقل ہے۔ وہ ایمان سوز ہے نہ کہ ایمان افروز۔ پھر سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانان جڑانوالہ کے اتحاد تک ہی اسے کیوں محدود رکھا گیا ہے۔ جب کہ آئے دن مسلمانوں کے نفاق اور افتراق کا رونا رویا جاتا ہے۔ تو کیوں سب پر قربان ہونے کا اعلان نہیں کیا گیا۔ اور کیوں یہ ایمان افروزی مجلس احرار جڑانوالہ کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔ کیوں تمام کے تمام احراری اس سے مستفید نہیں ہوتے۔ خاص کر ان کے امیر شریعت کو تو چاہئیے۔ کہ ضرور اس پر عمل کریں۔

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ایک مطالبہ

مجلس احرار کے زیر اہتمام ۲۲ مئی سیالکوٹ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے تقریر تو احمدیت کے خلاف شروع کی۔ لیکن در اصل اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"قدیم سے خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے۔ کہ جب دنیا میں یا کسی خاص ملک میں ظلم و ستم کا بازار گرم ہو گیا۔ فسق و فجور کی عام اشاعت ہو گئی۔ ایک خدا کی پرستش کی بجائے باطل معبودوں کی پرستش شروع ہو گئی۔ اور دنیا کا نظام خدا کی منشا کے مطابق نہ رہا۔ تو خدا تعالیٰ دنیا کی اصلاح کے لئے ہادی و پیغمبر پیدا کرتا رہا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا رہا۔ کہ خدا تعالیٰ ان کا تختہ الٹ دیتا رہا۔ اور پیغمبروں کے دشمنوں کو ہلاک کر دیتا رہا۔" (زمیندار ۲۸ مئی)

یہ معیار جو مولوی صاحب نے بیان کیا۔ بالکل صحیح اور درست ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس تسلیم کردہ اصل کے ماتحت موجودہ زمانہ کے حالات پر غور کرنے اور ایک ہادی و پیغمبر کی ضرورت محسوس کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے۔ کہ فسق و فجور کی عام اشاعت کے وقت جبکہ ظلم و ستم کا بازار گرم ہو جاتا۔ اور باطل معبودوں کی پرستش رائج ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے کسی پیغمبر کو اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے۔ تو پھر موجودہ زمانہ کے حالات پر کیوں وہ اس معیار کو چسپاں نہیں کرتے۔ اور کیوں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کہ یہ زمانہ بھی ایک نبی کی ضرورت کا تقاضا کر رہا ہے۔ کیونکہ دنیا کا راہ راست سے منحرف ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اور تو اور الگ رہیں۔ خود مسلمانوں کی پستی و ضلالت اس قدر نمایاں ہے۔ کہ کوئی بھی خواہ ملت اسلامیہ اس سے انکار کرنے کی تاب نہیں رکھتا۔ بلکہ مولوی صاحب نے خود اپنی اسی تقریر میں مسلمانوں کی مصائب اور ان کی ذلت و پستی کا رونا رویا ہے۔ اور ان کے فرقہ کے اخبار اہل حدیث (۳۱ مئی ۱۹۳۵ء) نے لکھا ہے۔ کہ کہتے ہیں لوگ مسلمان تباہ ہیں۔ ہم کہتے ہیں مسلمان ہیں کہاں۔ جب مسلمانوں کی زبوں حالی اس حد کو پہنچ چکی ہے۔ ان کی گمراہی ہر کہ و مہ کو نظر آ رہی ہے۔ اور دوسری طرف مولوی محمد ابراہیم صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ایسے اوقات میں یہ سنت ہے۔ کہ وہ نبی بھیجتا ہے۔ تو ہر شخص ان سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں اس نے اپنی اس سنت کو کیوں فراموش کر دیا۔ کیوں سلسلہ قدیم کو بند کر دیا۔ اور کیوں اپنی مخلوق کی گمراہی کا کوئی علاج تجویز نہ کیا۔ کیا قرآن مجید میں نہیں آتا۔ کہ لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ یعنی خدا تعالیٰ کی سنتیں ناقابل تبدیل ہوتی ہیں۔ پس ضروری ہے کہ بعثت انبیاء کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ کی سنت قائم رہے۔ اور زمانہ کی موجودہ نازک حالت کے وقت وہ اپنا جلوہ دکھائے۔ لیکن تعجب ہے۔ مولوی صاحب ایک طرف تو یہ سنت بیان کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف سلسلہ نبوت کو بند قرار دیتے ہیں۔ اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں۔

"جمعیۃ العلماء ہند" کے نزدیک توفّی کے معنی

"الجمعیۃ" یکم جون ۱۹۳۵ء میں ایک شخص کا یہ استفسار درج کرنے کے بعد کہ "یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک آیت میں اس موقعہ پر متوفیک کے کیا معنے لئے جائیں گے۔" مولوی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء کا یہ جواب شائع ہوا ہے۔ کہ:۔

"آیت شریفہ کے معنی یہ ہیں۔ کہ اے عیسیٰ میں ہی تم کو وفات دینے والا ہوں۔ یہود تمہیں قتل نہیں کر سکتے۔ جب وفات کا وقت آئے گا۔ تو میں تم کو قبض کروں گا۔ اور تم کو اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور تم کو کفار کی تہمت سے پاک کروں گا۔"

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب انی متوفیک کے معنی سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسے کو فرمایا۔ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ تو پھر کیوں یہ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ کہ خدا نے وفات دے دی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے کئے ہیں۔ اول خود وفات دینا۔ دوسرے رفع کرنا۔ تیسرے تطہیر۔ چوتھے غلبہ علی الاعداء۔ جب غیر احمدی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع ہو چکا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ان کی تطہیر بھی ہو چکی۔ اور عیسائیوں کو یہود پر غلبہ بھی حاصل ہو گیا۔ تو وہ پہلے وعدہ کو جو انی متوفیک کے الفاظ میں خدا تعالیٰ نے کیا۔ اب تک معرض التوا میں کیوں ڈالے ہوئے ہیں۔ اور کیوں یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے بعد کے تین وعدے تو پورے کر دیئے۔ مگر پہلا وعدہ ابھی تک پورا نہیں کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے قائل متوفیک کے مضحکہ خیز معنی کبھی بھر لینا۔ کبھی پورا کرنا اس لئے کرتے رہے۔ کہ انہیں وفات مسیح کا اقرار نہ کرنا پڑے۔ لیکن جمعیۃ العلماء کے صدر نے بتایا کہ متوفیک کے معنی موت کے ہی ہیں۔ اب بھی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہ مانی جائے۔ تو اس سے بڑھ کر ہٹ دھرمی اور کیا ہو سکتی ہے۔

کوئٹہ کا تباہی خیز زلزلہ

۳۱ مئی کو کوئٹہ میں جو زلزلہ آیا۔ اس کے متعلق اس وقت تک کی موصولہ خبریں نہایت ہی ہیبت ناک اور روح فرسا ہیں۔ زلزلہ کی وجہ سے نہ صرف کوئٹہ شہر میں بلکہ تمام علاقہ میں بے حد جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ اس وقت تک کا اندازہ ہے۔ کہ تیس ہزار افراد اس حادثہ سے ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔ تمام علاقہ کھنڈرات بن گیا ہے۔ اور یہ زلزلہ اپنی وسعت اور ہلاکت آفرینی کی وجہ سے بہار کے زلزلہ سے بھی سبقت لے گیا ہے۔ بنی نوع انسان کی اس ہلاکت سے کوئی انسانی قلب متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر ہر خدا پرست کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ یہ انسانوں کی اپنی ہی عصیان اور طغیان کا نتیجہ ہے کاش غافل اور گمراہ مخلوق اب بھی اپنے حقیقی محبوب و مطلوب کی طرف متوجہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

تبلیغ احمدیت کے لئے ایک شاندار پروگرام

پبلک لیکچروں اور اشتہارات کی تقسیم کا وسیع انتظام کیا جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں گو جمعہ ہی کی نیت سے باوجود لاہور کے دوستوں کی اس خواہش کے کہ جمعہ لاہور پڑھا جائے۔ آج صبح قادیان پہونچا ہوں لیکن

آنکھ کی تکلیف

کی وجہ سے زیادہ بول نہیں سکتا۔ لہٰذا اختصار کے ساتھ دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہر جھگڑے اور فساد کی حالت بیماری کی سی حالت ہوتی ہے جس طرح بیماریاں مختلف اوقات میں مختلف علاج چاہتی ہیں۔ اسی طرح

جھگڑے اور فساد

بھی مختلف اوقات میں مختلف علاج چاہتے ہیں۔ جب مرض مریض کے جسم میں گھر کر لیتا ہے تو ابتدا میں طبیب اس کا اور رنگ میں علاج کرتا ہے۔ درمیان میں اور رنگ میں۔ آخر میں اور رنگ میں۔ اور جب بیماری جاتی رہتی ہے تو اور رنگ میں بیمار کی قوت بحال کرنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح فساد اور جھگڑے کی حالت ہوتی ہے مختلف جھگڑوں کے علاج مختلف اوقات میں بدلتے رہتے ہیں۔ ہمارے خلاف جو شورش اور فساد ہندوستان میں پیدا ہوا۔ اس کی ابتدائی حالت اور رنگ کی تھی۔ اور میں نے اس کے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ علاج بتائے تھے۔ جن کی طرف حتی المقدور دوستوں نے توجہ کی۔ اور خدا کے فضل سے اس تحریک کے بہت سے حصوں پر عمل ہو رہا ہے۔ اس کے ماتحت کچھ مبلغ بھی باہر جا چکے ہیں۔ تا احمدیت کی تبلیغ کریں۔

خدا کے فضل سے

سٹریٹ سیٹلمنٹ کے مبلغ

وہاں پہونچ چکے ہیں۔ اور کام شروع کر دیا ہے اور ان کی رپورٹیں بھی آنے لگی ہیں

چین کے مبلغ

کے مبلغ کی طرف سے بھی تار موصول ہوا ہے کہ وہ پہونچ چکے ہیں۔

جاپان کے مبلغ

بھی اس وقت تک پہونچ چکے ہونگے۔ گویا اس طرح مشرقی دنیا کے ان ممالک میں نئی تبلیغ شروع ہوئی ہے۔ سماٹرا اور جاوا میں پہلے ہی مشن موجود ہیں۔ ماریشس میں بھی ہے۔ اور اس طرح یہ چھ ممالک ہیں۔ جہاں احمدیت کی تبلیغ شروع ہے۔ ایک دو ماہ میں بعض اور مبلغ بھی جانے والے ہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو ان ممالک میں

احمدیت کا جھنڈا

گاڑا جائے گا۔

لیکن میں کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مذاہب۔ قائم کئے جانے والے سلسلے اور ماموریت الٰہی کی جماعتیں کسی ایک ملک یا قوم سے تعلق نہیں رکھتیں اور خدا تعالیٰ ان کے اندر چستی اور بیداری پیدا کرنے کے لئے ان کے

آراموں کے سامان

مخفی رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی جستجو میں وہ دنیا میں پھیل جاتے ہیں۔ اور اس طرح مجبور کر کے اللہ تعالیٰ ان سے ساری دنیا میں تبلیغ کراتا ہے اس سنت الٰہی کے ماتحت ہم جب تبلیغ کے لئے ساری دنیا میں پھیل جائیں گے تو ہمارے لئے بھی نصرت الٰہی پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہو گی۔

گذشتہ چند ماہ سے امریکہ میں کثرت سے

احمدیت کی طرف توجہ

ہو رہی ہے۔ اور ہر ڈاک میں امریکہ کے نومسلموں کی طرف سے آٹھ دس خط موصول ہو جاتے ہیں۔ جن میں نہایت جوش اور اخلاص کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اس بات کا مطالبہ کر دین سکھانے کے لئے ہمیں اور مبلغ دیئے جائیں:-

پچھلے دو ہفتوں سے ہمارے

امریکہ کے مبلغ

نے بھی اس بات پر زور دینا شروع کیا ہے کہ کام اس قدر زیادہ ہے۔ کہ کم از کم ایک اور مبلغ کی ضرورت ہے۔ لوگوں میں اس قدر جوش ہے۔ کہ نئے مبلغ کی آمد کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کر جائیگی لیکن جہاں بیرون ہند میں نئے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ وہاں ہندوستان بھی بہت سی

تبلیغ کا محتاج

ہے۔ پچھلے ایام میں اس قدر جھوٹ ہمارے خلاف پھیلایا گیا۔ اور اس قدر افترا پردازیاں ہمارے متعلق کی گئیں۔ کہ لوگ نہ تو ہمارے اشتہاروں اور ٹریکٹوں سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ اور نہ ہی گفتگو سنتے تھے لیکن

حق کے مقابلہ میں شورش

عارضی ہوتی ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ یا تو دب جایا کرتی ہے۔ یا اپنی نوعیت بدل لیا کرتی ہے۔ یا تو لوگ اس بات پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ کہ حق کو مٹا ڈالیں۔ یا پھر اس طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ کہ سنیں۔ یہ لوگ کہتے کیا ہیں۔ چنانچہ طبائع میں اب یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ سنیں احمدیت کیا چیز ہے اور اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ اپنی تمام طاقتیں

ہندوستان میں تبلیغ

پر صرف کر دیں میں نے پہلے دیدہ دانستہ

اشتہارات کے سلسلہ کو اور عام پبلک تبلیغ کے سلسلہ کو اس وقت تک ملتوی کر دیا تھا جب تک ہمارے خلاف جوشوں میں انحطاط پیدا ہو جائے جوش کی حالت میں لوگ بجائے پڑھنے اور سننے کے اشتہارات پھاڑ دیتے اور لیکچر سننے سے گریز کرتے تھے۔ مگر اب اس کیفیت میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ اور جو اطلاعات مجھے مل رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وقت آ گیا ہے۔ کہ دوست اب اس طرف زیادہ توجہ کریں۔ میری تجویز ہے کہ ایک طرف تو

اشتہارات کا سلسلہ

زیادہ وسیع کیا جائے۔ اور دوسری طرف لیکچروں کے سلسلہ کو وسعت دی جائے اس کے لئے آج اس خطبہ کے ذریعہ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہر جماعت اپنے اپنے ہاں تبلیغی جلسے کرائے۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو

مباحثات سے بچنے کی کوشش

کی جائے۔ کیونکہ مباحثات حق کو چھپا دیتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اگرچہ مباحثات کیا کرتے تھے۔ مگر آخر میں آپ کو الہاماً مباحثات سے روک دیا گیا۔ اور گو اس الہام میں ہمارے لئے ممانعت نہیں۔ لیکن ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ اگر مباحثات مفید ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان سے نہ روکتا۔ مباحثات کو مجبوری کی حالت میں جائز ہیں۔ مگر عام حالات میں ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور یہ دوسرے فریق کو ضد میں اور پختہ کر دیتے ہیں۔ پس میں چاہتا ہوں۔ کہ

ہر ایک جماعت مہینہ میں ایک یا دو جلسے

ضرور کیا کرے۔ ہماری باقاعدہ جماعتیں ساڑھے سو کے قریب ہیں۔ اور دیہات بھی کئی ہزار ایسے ہیں جہاں احمدی ہیں۔ اور اس طرح جماعتوں کی تعداد کئی ہزار تک جا پہنچتی ہے۔ اگر ہر جگہ ایک ماہ میں ایک جلسہ کیا جائے جس میں اگر مرکزی مبلغ پہنچ سکیں تو پہنچ جائیں نہیں تو ارد گرد کے علاقہ سے تقریریں کر سکنے والے دوست شریک ہو جائیں۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو مقامی لوگ ہی تقریریں کریں تو اس طرح ایک ماہ کے اندر اندر

کئی لاکھ لوگوں تک

احمدیت کی تبلیغ پہنچ سکتی ہے۔ اسی طرح میرا ارادہ ہے۔ کہ کثرت سے اشتہارات بھی پھیلا دیئے جائیں۔ جو زیادہ تر تو اردو میں ہوں۔ مگر ہندوؤں۔ اور سکھوں کو آگاہ کرنے کے لئے ہندی۔ اور گورمکھی میں بھی ہوں

کیونکہ ہندوؤں اور سکھوں کو بھی احراریوں نے ہمارے خلاف بہت بھڑکا رکھا ہے۔ اور ان کے سامنے ہمارا ایسا بھیانک نقشہ رکھا ہے۔ کہ گویا ہم ملک کے اور ان کے دشمن ہیں۔ حالانکہ ہم ملک کے اور اہل ملک کے احراریوں سے بہت زیادہ خیرخواہ ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ان لوگوں کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کے لئے ہندی اور گورمکھی میں بھی اشتہارات شائع کئے جائیں بلکہ بنگالی۔ مدراسی اور ہندوستان کی دوسری ایسی زبانوں میں بھی جنہیں لاکھوں انسان بولتے ہیں

لٹریچر شائع کرنا چاہیئے

ان ٹریکٹوں اور اشتہاروں کے متعلق بہت سے مضامین میرے ذہن میں ہیں۔ لیکن مبلغوں کو بھی چونکہ تجربہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ جن مضامین پر ٹریکٹوں کی اشاعت مفید سمجھیں۔ ان سے مجھے اطلاع دیں۔ پھر

ہماری جماعت کے ہزارہا افراد

ہیں۔ جو تبلیغ کے متعلق تجربہ رکھتے ہیں۔ اس خطبہ کے ذریعہ میں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بھی ایسے مضامین سے مطلع کریں۔ جو ان کے نزدیک ضروری ہوں۔ پھر جو لوگ ہندی اور گورمکھی وغیرہ زبانوں میں ترجمے کر سکیں۔ وہ بھی اطلاع دیں۔ تا اردو کے مضامین ان کو دیئے جائیں۔ اور وہ ان کا

ترجمہ کر دیں

مگر میں یہ بھی کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ صرف وہی لوگ اطلاع دیں۔ جن کو کام کرنے کی فرصت ہو۔ میں نے دیکھا ہے۔ کئی لوگ اپنے نام پیش کر دیتے ہیں۔ لیکن جب انہیں کام دیا جائے۔ تو عدیم الفرصتی کا عذر پیش کر کے گھنٹوں کا کام دنوں پر اور دنوں کا مہینوں پر ڈال دیتے ہیں اور اس طرح کام کا حرج ہوتا ہے۔ پس جو لوگ مختلف زبانوں میں ترجمہ کر سکیں۔ اور ترجمہ کرنے کے لئے فرصت بھی رکھتے ہوں۔ اطلاع دیں۔ اور جو ایسے لوگوں کے پتے بتا سکیں۔ جن کو معاوضہ دیکر مختلف زبانوں میں ان سے تراجم کرائے جا سکیں۔ وہ بھی براہ راست مجھے یا دفتر تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ پھر

وہ دوست جو لیکچر دے سکتے ہیں

وہ اپنے ناموں سے مطلع کریں۔ میں نے پہلے بھی یہ تحریک کی تھی۔ مگر شرط یہ تھی۔ کہ اعلےٰ عہدوں کے لوگ اپنے نام پیش کریں۔ مگر اب یہ شرط بھی اُڑاتا ہوں۔ پس ہر شخص جو لیکچر دے سکتا ہو۔ خواہ گاؤں میں ہی دے سکتا ہو۔ مجھے اطلاع دے۔ اگر تین چار ماہ تک بھی اس اہتمام کے ساتھ تبلیغ کی جائے۔ تو اس طرح طبائع دوسری طرف متوجہ ہو جائینگی۔ اور جب لوگوں کو معلوم ہوگا۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف افتراپردازیوں سے کام لیا جا رہا ہے تو وہ ضرور افتراپردازوں سے نفرت کرنے لگیں گے۔ خدا کے فضل سے اس کام کیلئے

ہمارے پاس روپیہ موجود ہے

اور گو بجٹ کے مطابق نہیں۔ مگر اس کے قریب قریب ہے۔ اس لئے ہم بغیر روپیہ کے انتظار کے کام شروع کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے بجٹ میں گنجائش بھی ہے۔ اور اگر کام زیادہ بڑھ گیا۔ اور بجٹ سے زیادہ خرچ ہوا۔ تو میں امید رکھتا ہوں۔ کہ دوست اپنے وعدے پورے کر دیں گے۔ اور وعدوں کی رقوم ملا کر بجٹ سے زیادہ رقم ہو جاتی ہے

اشتہاروں کے متعلق ایک نصیحت

میں کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ عام طور پر لوگ اشتہار تقسیم کرنا نہیں جانتے وہ کسی گلی یا گذرگاہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ہر آنے جانیوالے کو بغیر یہ دیکھے کہ وہ پڑھا لکھا ہے۔ یا نہیں یا شوق اور دلچسپی رکھتا ہے۔ یا نہیں دیتے چلے جاتے ہیں۔ یا ریلوے اسٹیشنوں پر جا کر یونہی تقسیم کر دیتے ہیں۔ لیکن اس طرح اشتہار ضائع ہوتے ہیں۔

اشتہارات کی اشاعت پر خرچ

کافی آتا ہے۔ اگر چار صفحہ کا ایک اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے۔ تو اس پر قریباً اسی روپیہ لاگت آئے گی۔ اور بھیجنے بھجوانے پر ۷۰-۸۰ روپے اور لگ جائیں گے۔ گویا قریباً پونے دو سو روپیہ لاگت آئے گی۔ اور موجودہ حالات کے لحاظ سے ہمیں بعض اشتہارات

دو۔ دو تین تین۔ بلکہ چار چار لاکھ

شائع کرنے چاہئیں۔ لیکن اگر ایک لاکھ بھی کریں۔ تو اس سے پانچ گنا زیادہ رقم خرچ ہوگی۔ اور اس قدر کثیر اخراجات برداشت کرنے کے بعد اگر اشتہارات ضائع ہو جائیں۔ تو یہ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ گویا ہم خود اپنی طاقت کو ضائع کر رہے ہیں۔ اسلئے میں

اس بارہ میں دو نصیحتیں

کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جو دوست اشتہار خرید سکتے ہوں۔ وہ خرید کریں۔ تا ان کے

ثواب کا سلسلہ

جاری رہے۔ وہ یہ نہ سمجھیں۔ کہ انہوں نے تحریک جدید میں چندہ دے دیا ہے۔ اب کیا ضرورت ہے کچھ خرچ کرنے کی۔ جن کو طاقت ہو۔ وہ ضرور خریدیں۔ تا آئندہ اخراجات کے لئے روپیہ آتا رہے۔ پھر جو پوری قیمت ادا نہ کر سکیں۔ وہ جس قدر بھی ممکن ہو اس مد میں بھیجدیا کریں۔ اور

کم سے کم دسواں حصہ

بھی دیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح اگر ۱۲ ہزار روپیہ اس کام پر تحریک جدید سے خرچ کیا جائے۔ تو اتنا ہی جماعت سے وصول لیا جا سکتا ہے۔ پس گو یہ اشتہار

مفت تقسیم

کے لئے ہی چھپینگے۔ مگر جن دوستوں کو توفیق ہو۔ وہ اس بوجھ کو اٹھانے کی کوشش کریں اور جو اپنے حصہ کا سارا بوجھ نہ اٹھا سکیں۔ وہ جس قدر ممکن ہو اٹھائیں)۔ اور اس طرح تبلیغ کا ثواب حاصل کریں۔

دوسری بات

اس بارہ میں یہ ہے۔ کہ ایک ایک اشتہار کو قیمتی چیز سمجھا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ وسیع رقبہ میں انہیں پھیلانے کی کوشش کی جائے۔ دوست سائیکلوں پر سوار ہو کر جائیں۔ اور اردگرد کے علاقہ میں دور دور تقسیم کریں۔ گاؤں میں کسی محفوظ جگہ ایک دفعہ کا اشتہار لگا ہوا کئی کئی ماہ بلکہ سالوں تک لگا رہتا ہے۔ اور گاؤں والے اسے قیمتی چیز سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہاں پڑھنے کے لئے انہیں عام طور پر کتب اور اخبار وغیرہ نہیں مل سکتے۔ پس اگر

دیہات میں جا کر

مساجد کے دروازہ پر یا کسی دوکان پر ایک دو اشتہار بھی لگا دیئے جائیں۔ تو ان سے بہت کافی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ یا گاؤں میں اگر کوئی طبیب ہو۔ تو اُسے یا نمبردار کو یا دکاندار کو دے آئیں۔ تو اس سے تبلیغ ہو سکتی ہے۔ وہ خود پڑھے گا۔ اور دوسروں کو پڑھکر سُنائے گا۔ اشتہارات کی تقسیم کا

یہ طریق مفید ہے

ورنہ یونہی بانٹتے چلے جانا قطعاً مفید نہیں بغیر دیکھے بھالے بانٹنے سے تو ایک لاکھ اشتہار ایک ضلع کے لئے بھی کافی نہیں لیکن اگر عمدہ طریق سے تقسیم کئے جائیں تو

ایک لاکھ اشتہار سارے ملک

کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ مختلف زبانوں میں شائع کیا جائے۔ اگر اس طرح کام کیا جائے۔ تو تمام ہندوستان میں شور مچ سکتا ہے۔ یہ اشتہار دو قسم کے ہونگے ایک تو مذہبی۔ جن میں یہ بتایا جائے گا۔ کہ ہمارے عقائد اور ان کے دلائل کیا ہیں۔ اور دوسرے وہ جن میں

احرار کی کارروائیاں

ظاہر کی جائیں گی۔ اور بتایا جائے گا۔ کہ یہ لوگ کس طرح ہمیشہ قوم سے غداری کرتے آ رہے ہیں۔ کن کن مواقع پر غریبوں کا روپیہ لوٹ کر کھا گئے ہیں۔ ان کا طریق ہمیشہ فتنہ و فساد والا رہا ہے۔

گویا ایک طرف تو ہم لوگوں کو ان کے حالات سے آگاہ کرینگے۔ اور دوسری طرف احمدیت سے واقف کرائیں گے۔ اور اس طرح

احمدیت کی طرف غور و فکر

کی دعوت دیں گے۔

پس یہ پروگرام ہے۔ جو میں اس وقت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قادیان کی جماعت بھی اس کے مطابق غور کر کے دس دس بیس بیس میل کے علاقہ میں اشتہارات کی تقسیم اور لیکچروں کا انتظام کرے۔ یہاں خدا کے فضل سے

کئی سو لیکچرار

مل سکتے ہیں۔ اور سو ڈیڑھ سو سائیکل ہیں اگر ہر ایک چار یا پانچ گھنٹے وقت بھی دے۔ تو سب طرف نہایت خوبی سے ٹریکٹ اور اشتہار تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح

باہر کی جماعتیں

بھی کام کریں۔ جو لوگ اس رنگ میں تبلیغ کے لئے نام دیں گے۔ انہیں اپنے علاقہ میں کام دیا جائے گا۔ اور اتنے ہی فاصلہ پر بھیجا جائے گا۔ کہ کام کر کے شام کو گھر آ سکیں۔ پس اس سکیم کا اعلان کرتے ہوئے میں پہلے

قادیان کی جماعت

کو اور پھر بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس کے مطابق جلد از جلد اپنے نام بھجوا دیں۔ تا جون کے آخر سے کام شروع کیا جا سکے

اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ایسے مضامین کا انتخاب کر سکیں۔ جو

اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید

ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کا پیغام احسن طریق پر پہنچا سکیں۔ مخالفوں کو دیکھ کر ہمارے دل ان کے لئے بغض سے نہ بھریں۔ بلکہ ان کے لئے ہمارے دلوں میں

حقیقی ہمدردی

پیدا ہو۔ دشمن اگر بدی کرتا ہے۔ تو وہ اپنے اندرونہ کا اظہار کرتا ہے۔ ہمارا مذہب ہمیں ہمدردی سکھاتا ہے۔ اس لئے ہمیں ہمدردی ہی کرنی چاہیئے۔ گو اس پروگرام کے ایک حصہ میں ہم احرار کی غلطیاں اور قوم کے متعلق ان کی نقصان رسانیوں کا اظہار کریں گے۔ لیکن جن کے سپرد یہ کام ہو۔ میں انہیں ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ

سخت کلامی

سے پرہیز کریں ؎

میں سلسلہ کے اخبارات کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دشمن کی شرارت کو دیکھ کر بھی سخت الفاظ استعمال نہ کیا کریں۔ محبت سختی سے زیادہ اثر کرتی ہے۔

دشمنوں کی گالیوں کو سنکر

بھی جوش میں نہ آئیں۔ ہمارے خلاف جو کچھ گند اچھالا گیا ہے۔ اور اس کے جواب میں ہمارے اخبارات میں جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ اگر اس سے بیس گنا زیادہ بھی لکھا جائے تو گو یہ جائز ہے۔ لیکن ہر جائز کام تو نہیں کر لیا جاتا۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ موقعہ اور محل کے لحاظ سے کونسا کام مفید ہے۔ اسی طرح یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا تبلیغی نقطۂ نظر سے سختی کا جواب سختی مفید ہے۔ کا چونکہ یہ طریق مفید نہیں۔ اس لئے اسے اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ نرمی کے پہلو کو ہمیشہ غالب رکھنا چاہیئے۔

بولنے سے چونکہ میری آنکھ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ نہیں بول سکتا۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ اگر دوست اس کی اہمیت کو جو اتنی واضح ہے۔ کہ اس کے لئے کسی

دلیل کی ضرورت

نہیں۔ محسوس کر لیں۔ تو بہت شاندار نتائج نکل سکتے ہیں ؎

جماعت احمدیہ قادیان کا ۲۶ مئی کا شاندار جلسہ

تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں

۲۶ مئی کے جلسہ کی بعض تقریریں گذشتہ پرچوں میں درج کی جا چکی ہیں۔ بقیہ درج ذیل کی جاتی ہیں ؎

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کی تقریر

ذی وجاہت اور پنشنر اصحاب سے خدمت دین کا مطالبہ

دو مطالبات پر میں روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ جو لوگ اعلےٰ حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کریں۔ تاکہ جہاں کہیں تبلیغی جلسہ ہو۔ اور جہاں مناسب سمجھا جائے۔ انہیں تقریریں کرنے کے لئے بھیج دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو پنشن لے چکے ہیں۔ خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں ؎

عام طور پر غلطی سے یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ اگر کہیں لیکچر یا تقریر کرانے کی ضرورت ہو تو مرکز سے مبلغ بلا لینا کافی ہے۔ مگر درحقیقت اس طرح کام نہیں چل سکتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جو لوگ دینی علوم کے ماہر ہوں دوسروں کی نسبت وہ زیادہ مفید کام کر سکتے ہیں۔ مگر ایک طرف تو ہمارے اندر علماء اس قدر نہیں۔ جو سلسلہ کی ضروریات کے لئے کافی ہوں۔ دوسرے ہم میں سے ہر شخص کے دل میں یہ شوق اور تڑپ ہونی چاہیئے کہ ہم خود دوسروں تک وہ صداقت پہنچائیں۔ جسے ہم نے قبول کیا۔ تیسرے یہ ایک ملکہ ہے۔ جو کم و بیش ہر ایک کو دیا جاتا ہے۔ صرف اس کے استعمال اور عدم استعمال سے فرق پڑ جاتا ہے۔

پس علاوہ ان لوگوں کے جو عالم دین ہیں ہمارے اور بھی بہت سے اصحاب تقریر کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اور اس اہلیت کو بڑھا سکتے ہیں۔ ہماری جماعت کے متعلق تو مشہور ہے۔ اور صحیح طور پر مشہور ہے۔ کہ اس کے ان پڑھ بھی دوسرے فرقوں کے علماء کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر اسی طرح ہماری جماعت کے معزز اصحاب لیکچروں کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ تو لوگوں پر ان کی خداداد ظاہری وجاہت کی وجہ سے ان کی باتوں کا بہت اثر ہو گا۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ ان کی باتیں سنیں گے۔ مبلغین کے متعلق تو عام لوگ کہہ دیتے ہیں کہ وہ تنخواہ دار ملازم ہیں۔ ان کا کام ہی وعظ کرنا ہے۔ مگر جب سلسلہ کے معزز افراد تبلیغ کریں گے۔ تو سعید الفطرت اصحاب پر اس کا نہایت اچھا اثر ہو گا۔ گو لوگوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین تنخواہ کی وجہ سے تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ جو اثر ذی وجاہت لوگوں کا تبلیغ کرنے میں ہو گا۔ وہ بہت زیادہ ہو گا۔

پچھلے دنوں ہماری جماعت کے ایک سب جج صاحب ایک ضلع میں تبلیغ کرتے رہے۔ تو لوگ انہیں دیکھ کر حیران ہوتے اور مجھے کئی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لوگ پروانہ وار ان کی باتیں سننے کے لئے اکٹھے ہو جاتے۔ پس وہ ذی وجاہت جو قادیان میں رہتے ہوں۔ یا باہر۔ ان کے لئے اس وقت بہت بڑا موقعہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ جہاں جلسے ہوں۔ وہاں انہیں علماء کے ساتھ بھیج دیا جایا کرے گا۔ لیکن جس طرح کوئی شخص مالی قربانی نہیں کر سکتا جب تک اس کے پاس روپیہ نہ ہو۔ اسی طرح جب تک احمدیت مسائل کے متعلق پوری واقفیت نہ ہو۔ کوئی شخص تبلیغ بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں ایسے دوستوں سے کہوں گا۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اور "الفضل" کے مضامین وغیرہ کو بغور پڑھا کریں۔ تا ان کے علم میں اضافہ ہو۔ اور وہ جلسوں میں لوگوں کو فائدہ پہنچا سکیں۔

اسی طرح حضرت امیر المومنین کا مطالبہ ہے۔ کہ پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ یہ بھی نہایت اہم اور قابل عمل مطالبہ ہے۔ ساری عمر انسان ملازمت کرتا ہے۔ پنشن لینے کے بعد روزی کمانے کے دھندے سے بے فکر ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو اصحاب پنشن لیکر فارغ ہوں۔ اور انہوں نے تجارت وغیرہ کا کوئی کام شروع نہ کر دیا ہو۔ خواہ وہ قادیان میں رہتے ہوں یا باہر انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کریں۔ حضور ایسے احباب کو تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "وہ بیسیوں آدمی جو پنشن لیتے ہیں۔ اور گھروں میں بیٹھے ہیں۔ خدا نے جن کو موقعہ دیا ہے۔ کہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں۔ اور بڑی سرکار کا کام کریں۔ یعنی دین کی خدمت کریں"۔ حضرت امیر المومنین کا یہ مطالبہ میں پنشنر اصحاب کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور انہیں اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ میں نے افسوس سے دیکھا ہے۔ کہ بعض پنشنر جو خدمت دین کے لئے اپنے آپکو پیش کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی مرضی کے مطابق انہیں کام ملے۔ حالانکہ اپنے آپ کو بلا شرط پیش کرنا چاہیئے۔ اور سمجھنا چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین جس کام پر لگائیں گے۔ وہی ہمارے لئے موزوں ہو گا۔

پس پنشن یافتہ اصحاب سے میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ جو لوگ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں گے وہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کے وارث ہوں گے ؎

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی تقریر

۱۔ کوئی احمدی بیکار نہ رہے ۲۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں ۳۔ کوئی کام کرنے میں عار نہ ہو

ہر انسان اپنی تنہائی کی گھڑیوں میں جب اپنے افعال کا جائزہ لے۔ تو اسے یقین کرنا پڑے گا۔ کہ جس قدر اس کے کام ہیں۔ سب تین جذبات کے ماتحت صادر ہو رہے ہیں۔ بعض کام تو ایسے ہوتے ہیں کہ جو اس کا افسر ہے اس کی طرف سے ادائیگی اس کے لئے ضروری قرار دی جاتی ہے۔ ملازم اور مزدور جس قدر ہیں وہ سب اسی صنف میں آتے ہیں۔ پھر بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں کسی افسر کی طرف سے تو حکم نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ وہ اسلاف کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا مدعی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ویسے ہی کام کرے۔ اسی بناء پر مخالفین نبیوں کو یہ کہا کرتے ہیں کہ بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا یعنی ہم تو اپنے آباء واجداد کی اقتداء کریں گے۔ پھر بعض کام انسان اس لئے کرتا ہے کہ اس کا مدمقابل بھی وہی کام کر رہا ہوتا ہے اور خدشہ ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ کام نہیں کرے گا تو اس کا مدمقابل ترقی کر کے اسے نقصان پہنچا دے گا۔

ان تینوں جذبات کے ماتحت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تین مطالبات کی یاد دہانی کراتا ہوں حضور کا پہلا مطالبہ یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کے جس قدر بیکار نوجوان ہیں وہ اپنے وطنوں سے نکل کر تلاش معاش کریں جو لوگ اپنے صوبہ میں کوئی کام تلاش نہ کر سکیں وہ دوسرے صوبہ میں چلے جائیں اور جنہیں ہندوستان میں کام نہ ملے وہ بیرونی ممالک میں چلے جائیں دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ ہم اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے میں بھی ہم کوئی عار محسوس نہ کریں۔ آج ۲۶ مئی وہ تاریخ ہے۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرائض کی ذمہ داری کلیتہً ان لوگوں پر ڈالدی گئی جو آپ کے دامن سے وابستہ ہیں پس آج کی تاریخ ہمیں سبق دیتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی ذمہ داری کا ملاً ہم پر ڈالدی گئی اور ہم میں ہر شخص جیسا بھی اس کا ایمان اور عرفان ہے اور جتنی بھی مالی یا بدنی لحاظ سے اسے طاقت ہے۔ خدا کے حضور ان ذمہ داریوں کے متعلق جواب دہ ہے۔ اس سے پوچھا جائیگا کہ اس نے اس مشن کو کتنی ترقی دی۔ ہم روزانہ دعا مانگتے ہیں۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی اے خدا پہلے نبیوں کے ماننے والوں پر جو تو نے انعامات نازل کئے وہی انعامات ہمیں بھی عطا فرما۔ پس جب کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ان تمام انعامات کے حصول کے خواہش مند ہیں۔ جو پہلوں پر ہوئے۔ تو ضروری ہے کہ قربانیوں میں بھی پورے اتریں اور ان مطالبات کو پورا کریں۔ جو موجودہ وقت میں حضرت امیر المومنین کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ اس لئے بھی کہ انعامات کے طالب کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ قربانی و فداکاری کا نمونہ دکھائے اور اس لئے بھی کہ آج تمام دنیا ہماری مخالف ہو رہی ہے۔ دنیا اس صداقت کو مٹانا چاہتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لائے۔ وہ آپ کی آواز کو دبانا اور آپ کے نور کو بجھانا چاہتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم کوشش کریں۔ جو فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ ان میں ہم فیل نہ ہو جائیں۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یعنی اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ ایک صحابی نے ایک دفعہ دشمن پر اکیلے حملہ کر دیا۔ دوسرے نے کہا اس نے غلطی کی۔ کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔ یہ سن کر ایک اور صحابی نے کہا۔ یہ صحیح نہیں۔ یہ آیت انصار کے بارے میں اس وقت اتری تھی۔ جب کہ وہ کھیتی باڑی میں مشغول رہنے کی وجہ سے جہاد کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ انہیں خدا تعالیٰ نے کہا کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ یعنی دین کی خدمت چھوڑ کر اپنے کاروبار میں منہمک نہ رہو۔ تمہارا کام اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ یہی فرض اب ہم پر عائد کیا گیا ہے۔ پس وہ لوگ جو بے کار ہوں۔ ان کا فرض ہے کہ اپنے ملک کے دوسرے صوبوں یا غیر ممالک میں نکل کر تبلیغ احمدیت کریں۔ اور اپنے روزگار کا بھی بندوبست کریں۔ پس وہ نوجوان جو بیکاری کی وجہ سے اپنے ماں باپ پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ اور قوم کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہے۔ اور اس طرح اپنی استعدادوں کو فنا کر رہے ہیں۔ ان سے حضرت امیر المومنین یہ مطالبہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ دوسرے ملکوں میں جائیں۔ اور سلسلہ اور اپنی ذات کے لئے اپنے آپ کو مفید بنائیں۔ اس کا کم از کم یہ فائدہ ہوگا۔ کہ ماں باپ کا وہی روپیہ جو اب ان پر خرچ ہو رہا ہے۔ بچ جائے گا اور ان کے والدین اس روپیہ کو سلسلہ کے لئے خرچ کر کے ثواب حاصل کر سکینگے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ دوسرا مطالبہ کہ اپنے ہاتھ سے کام کیا جائے یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کے کام کاج کیا کرتے۔ دودھ دوہ لیتے۔ جوتا سی لیتے۔ ایک دفعہ آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مل کر خندق کھودی۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ یہ ہے۔ کہ اپنے ہاتھ سے کام کیا جائے۔ مگر آج کل کے کئی امراء ایسے ہیں جنہوں نے اگر سر میں تیل ڈالنا ہوتا ہے تو بھی نوکر سے کہتے ہیں۔ یہ کس قدر افسوسناک حالت ہے۔ اگر کل ان کے سامنے کوئی مشقت کا کام آجائے تو کیسے کر سکیں گے ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو یہ بھی بتایا ہے۔ کہ مَیں تیرے ماننے والوں کو تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا یہ دونوں الہام ہمیں توجہ دلاتے ہیں کہ ہم احمدیت کو پھیلانے میں منہمک ہو جائیں اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ایسے لوگ پیدا کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام لیوا ہوں۔ یہ کام کرنا اگرچہ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے مگر ان نوجوانوں کو بھی چاہیئے جو اپنے گھر میں بے کار بیٹھے ہوں۔ کہ وہ نکل جائیں اور اپنے لئے روزگار تلاش کریں۔ اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔ میں عموماً تبلیغی دوروں پر بنگال اور بہار۔ اڑیسہ کی طرف رہتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہندو اور سکھ جب پنجاب میں تلاش معاش سے عاجز آجاتے ہیں۔ تو ان صوبوں کی طرف نکل جاتے ہیں اور کافی روپیہ کما لیتے ہیں کلکتہ میں ہزاروں سکھ ٹیکسی چلاتے ہیں۔ کیا احمدی نوجوان اپنے گھروں سے نہیں نکل سکتے۔ اور باہر جا کر اپنی زندگی نہیں سنوار سکتے۔ بہار کے چھوٹے چھوٹے قصبات میں چلے جاؤ۔ وہاں سکھ نظر آئیں گے۔ جو پھیری کے ذریعہ روزی کما رہے ہونگے ہمارے نوجوانوں کو بھی چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق وطنوں سے باہر نکلیں۔ جب ہمیں یقین ہے۔ کہ موجودہ مشکلات میں بھنور سے کشتی احمدیت کو نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص تفہیم کے ماتحت حضرت امیر المومنین نے یہ مطالبات فرمائے ہیں تو ان حالات میں ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو ان مطالبات کو پورا نہ کرے۔ جو اس سے تعلق رکھتے ہوں۔

بستان افغاناں میں کامیاب مناظرہ

۲۶ مئی۔ کو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان باغ موضع مصطفیٰ پور میں دس بجے سے ایک بجے تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مباحثہ ہؤا۔ جس میں اڑھائی تین ہزار سامعین شریک تھے۔ احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ مناظر اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ تھے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد شفیع صاحب سنکھتروی مناظر اور مولوی محمد چراغ صاحب پریذیڈنٹ تھے۔ مناظرہ بہت کامیاب رہا۔ سکھ اور ہندو دوستوں اور منصف مزاج مسلمانوں نے احمدی مناظر کے دلائل کی داد دی اثنائے مناظرہ میں سب انسپکٹر صاحب پولیس نے غیر احمدی مناظر کو بار بار تہذیب سے بات کرنے کی فہمائش کی۔ حتیٰ کہ آخر سب انسپکٹر صاحب پولیس کو غیر احمدی مناظر کی خاطر مجمع کے سامنے کھڑا ہونا پڑا۔ اتنے بڑے مجمع میں احمدی دوستوں کی تعداد قریباً پندرہ سو لہ تھی

خاکسار [illegible]

کارکنانِ تبلیغ کو ناظر صاحب بیت المال کا قیمتی مشورہ

نشر و اشاعت کی اہمیت اور ضرورت

ذیل کا مضمون ایک ایسے مشورہ پر مشتمل ہے۔ جو میرے لئے بھی اور دیگر احباب کے لئے بھی قیمتی ہے۔ اس میں لطیف پیرایہ میں مجھے بھی ناظر صاحب محترم نے قصوروار ٹھیرایا ہے۔ اور مجھے اپنے قصور کے اعتراف یا انکار میں ان کی نصیحت کے پیش نظر کچھ کہنا نہیں چاہئے۔ بلکہ جملہ احباب لبیک کہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مجلس مشاورت میں اس ضرورت کا اظہار فرمایا تھا کہ مبلغین کے ذریعہ جو تبلیغ ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اشاعت لٹریچر یعنی ٹریکٹوں اور چھوٹی چھوٹی کتابوں اور اشتہارات کی تقسیم کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ جس کے واسطے کوئی انتظام نہیں ہے۔ اس لئے اشاعت ٹریکٹ و اشتہارات کے مزید خرچ کی جو ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے واسطے بارہ سو روپیہ کی رقم کی اپنے طور پر چندہ کر کے جمع کر لینے کی اجازت دی گئی۔ کتب و ٹریکٹ کی اشاعت ایسی ضروری ہے۔ کہ بعض جماعتیں اور افراد بھی اپنے ذاتی اخراجات پر یہ کام کر رہے ہیں۔ مثلاً سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے اس کام کو بڑے پیمانہ پر جاری کیا ہوا ہے۔ اور سب خرچ اپنی ذات سے پورا کرتے ہیں۔ اسی طرح اب اسی کام کو مولوی ابوالفضل صاحب نے بڑے پیمانہ پر شروع کیا ہے۔ بعض جماعتوں کو وقتی ضرورت کے ماتحت مختلف ٹریکٹ و اشتہارات بلکہ کتابیں تک شائع کرنی پڑتی ہیں۔ پس یہ اشاعت تبلیغ کے کام کا ایک لازمی جزو ہے۔ مگر مرکزی محکمہ دعوۃ و تبلیغ میں اس کے لئے بہت بڑے انتظام ہونے کی بجائے درحقیقت کوئی انتظام ہی نہ تھا۔ اس لئے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے اس ضرورت کو بیان کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا تھا۔ کہ معمولی اخراجات میں تخفیف کر کے اس حصہ اشاعت کو جاری کر دیا جائے۔ مگر اجلاس مشاورت میں موجودہ کاموں میں تخفیف کرنا قرین مصلحت نہیں سمجھا گیا۔ اور معمولی اخراجات دعوۃ و تبلیغ میں صرف اس قدر کمی کی گئی۔ کہ ان کے سفر خرچ سے مبلغ ایک صد روپیہ نشر و اشاعت میں خرچ کرنے کی اجازت دی۔ اور ساتھ ہی انہیں یہ اجازت بھی دی دی گئی۔ کہ وہ اپنے طور پر بارہ صد روپیہ تک چندہ کر کے خرچ کر لیں۔ اس طرح یہ کل رقم ۱۳۰۰ روپیہ ہوئی ہے۔ کام کی وسعت کو دیکھتے ہوئے یہ رقم نہایت ہی قلیل تھی۔ مگر تعجب ہے کہ اب تک یہ رقم بھی جمع نہیں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ احباب سے یہ رقم مانگی گئی۔ اور انہوں نے توجہ نہیں فرمائی۔ ایسا نہیں ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے لئے یہ بات غیر لوگ اور دشمن بھی نہیں کہہ سکتے۔ یہاں تو جماعت کا ایک ایک فرد اپنے آپ کو سلسلہ کیلئے قربان کئے ہوئے ہے۔ چندہ بیسیوں کا تو سوال ہی نہیں ہے۔ جب کبھی مطالبہ ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں رقم مطالبہ سے زیادہ ہی جمع ہو جاتی ہے۔ مگر اس رقم کے اب تک جمع نہ ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے تو اس بات کو کافی سمجھا کہ جب مشاورت پر تمام جماعتوں کے نمائندگان کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس کی اہمیت اور ضرورت اچھی طرح بیان ہو چکی ہے۔ تو جماعتیں از خود یہ رقم جمع کر دیں گی۔ تحریک کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور نمائندگان اور دیگر احباب نے غالباً یہ خیال فرما لیا۔ کہ جب تحریک ہوگی۔ اس وقت ہم چندہ جمع کر دینگے۔ نتیجہ اس کا وہ ہوا۔ جو کسی طرح ہونا نہیں چاہئے تھا۔ یعنی کوئی رقم جمع نہیں ہوئی۔ اور ایسا اہم اور ضروری کام جیسا کہ ہونا چاہئے تھا۔ نہیں ہوا۔

لٹریچر کی اشاعت ایسی ضروری ہے۔ کہ اس کے بغیر کوئی تبلیغ مکمل نہیں ہو سکتی۔ کتب و اشتہارات ایک ایک شخص کو نہیں پہونچتے اور نہ ایک وقت میں ان کا اثر ختم ہوتا ہے۔ ایک ایک اشتہار متعدد افراد بلکہ کثیر التعداد افراد کے لئے ایک ایسے مبلغ کا کام دیتا ہے۔ جو کسی وقت بھی تھکتا اور خاموش نہیں ہوتا ہے پرائیویٹ مقامات اور سونے کے کمروں میں بیٹھے لیٹے ہوئے لوگوں کو نہایت خاموش گھڑیوں میں تبلیغ کرتا ہے اور لوگوں کو ایسے وقت میں تبلیغ کرتا ہے۔ جبکہ وہ خالی الذہن ہو کر کچھ سننا چاہتے ہیں۔ اور جذبات کے جوشوں سے الگ ہو کر غور کر سکتے ہیں۔

اس وقت جبکہ ہمیں گلیوں اور کوچوں میں مجلسوں اور بازاروں میں گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اور ہمارے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ بالخصوص ان خاموش جوابوں کی ضرورت ہے۔ جو خاموشی کے ساتھ لوگوں کے گھروں میں اور دلوں میں داخل ہو جائیں۔ اور اس کا یہی طریق ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے اجزاء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رُوح کو زندہ کرنے والی تعلیم شائع کر کے تقسیم کی جائے پس ضرورت تو اس وقت بہت زیادہ ہے۔ لیکن مرکزی دفتر کے پاس اس کیلئے روپیہ نہیں ہے

اب بالآخر انتظار کر کے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے جماعتوں کے ذمہ کچھ کچھ رقمیں مقرر فرمائی ہیں۔ مگر ان کو شکایت ہے۔ کہ جماعت کی یہ ذہنیت کہ ہر رقم کیلئے علیحدہ تحریک ہی ضرور کی جائے۔ ناظر بیت المال نے پیدا کر دی ہے۔ اور اس شکایت کے ساتھ وہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان کی تائید میں تحریک کروں تا گذشتہ کوتاہی کی کچھ تلافی ہو جائے۔

پس ناظر صاحب موصوف کے ارشاد کی تعمیل میں میں بھی جماعتوں اور احباب سے درخواست کر کے اس ثواب میں داخل ہوتا ہوں۔ جو نشر و اشاعت کے کام میں حصہ لینے والوں کو ملتا ہے۔ دین کے مختلف کاموں میں تائید مختلف فیوض کا باعث ہوتی ہے۔ جس طرح ہر شخص کا فرض ہوتا ہے۔ کہ جنگ کے موقعہ پر جہاں بھی ضرورت ہو کام کرے۔ اسی طرح ہمارا بھی اس وقت یہی فرض ہے۔ کہ جس راہ سے ہم دین کی خدمت کر سکتے ہوں۔ اس میں ضرور حصہ لیں۔ مثلاً جنگ کے موقعہ پر کسی سوار کے گھوڑے کو پانی پلانے کی ضرورت ہے۔ مگر ایک شخص جس کے پاس پانی ہے۔ اور اس کا معمولی فرض یہ نہیں ہے کہ وہ گھوڑوں کو پانی پلائے۔ اگر وہ شخص اپنے معمولی فرائض کو مدنظر رکھتے ہوئے اس گھوڑے کو پانی نہیں پلاتا۔ اور وہ سوار بیاسے گھوڑے کے ساتھ وقت پر کوئی اہم خبر نہیں پہونچا سکتا۔ تو اس کا وبال اس پانی نہ پلانے والے پر ضرور پڑے گا۔ پس اس وقت دین کی خدمت مخالفین کے مقابلے میں جو ہم نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اس کی انجام دہی میں ضروری ہے۔ کہ جس میدان میں ہم سے کوئی امداد طلب کی جائے۔ اور ہم وہ امداد کر سکتے ہوں وہ ضرور اور بروقت پہونچنی چاہئے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ معمولی کوتاہی سے سلسلہ کو کوئی نقصان پہونچ جائے۔ یا کوئی بڑا فائدہ پہونچ سکتا ہو۔ اور نہ پہونچے۔ اللہ تعالےٰ کے فیوض انہی کو پہونچتے ہیں۔ جو اپنے قولِ بیعت کے مطابق خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی بادشاہت میں کوئی ظاہرداری اور نمود۔ دھوکا نہیں دے سکتی۔ اور کوئی دل کی باریک کوتاہی بھی چھپائی نہیں جا سکتی۔

پس ہمارا عام طریق یہی ہونا چاہئے۔ کہ جب کبھی ہم سے دین کی خدمت طلب کی جائے۔ اور ہم وہ خدمت بجا لا سکیں۔ تو ضرور بجا لائیں۔ چونکہ یہ کام بہت ہی اہم ہے اس لئے حتی الوسع جلد سے جلد وہ رقم جو ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے جماعتوں کے ذمہ لگائی ہے۔ پوری کر دی جائے۔ بلکہ اس پر محدود رہنا بھی مناسب نہیں۔ جس قدر زیادہ ہو سکے۔ وہ رقم بھیج دی جائے۔ کیونکہ جماعت کامل وہ ہوتی ہے جس میں ایسے افراد بھی ہوں۔ جو کوتاہی کرنے والے افراد کی کمی کو اپنی طرف سے پورا کر دیں۔ اور بحیثیت مجموعی جماعت کام پورا کرتی رہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ایسی ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بفضلہ توفیق عطا فرمائی ہے۔

احمدیہ سپلائی سٹور قادیان

میں سپلائی سٹور کا حصہ دار بننا چاہتا تھا۔ اور اس ارادہ کا اظہار میں نے بعض ان دوستوں کے سامنے کیا تھا۔ جو یہ دکان کھولنا چاہتے تھے۔ لیکن بعد کو میں نے مجبوری ظاہر کر کے معذرت کر دی ہے۔ چونکہ ممکن ہے۔۔۔

چار نئی قابلِ مطالعہ کتابیں

۱- احمدیت یعنی حقیقی اسلام (اردو)

یہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ معرکۃ الآراء اور حقائق سے لبریز تصنیف ہے جو حضور نے کانفرنس مذاہب ویمبلے (لنڈن) کے موقعہ پر لکھی۔ اور اس کا خلاصہ وہاں سُنایا گیا۔ جسے ہر فرقہ اور مذہب کے علماء نے پسند کیا اور دل کھول کر اس کی تعریف کی۔

یہ انمول اور گرانبہا تصنیف عرصہ سے ختم تھی۔ جسے اب بصرف زرِ کثیر دوبارہ چھپوایا گیا ہے۔ باوجود لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اعلےٰ ہونے کے قیمت پہلے سے بھی نصف کر دی گئی ہے۔ یعنی پہلے اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ تھی۔ مگر اب بارہ آنہ کر دی ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام اس رعایت سے ضرور بالضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

۲- ابنائے فارس (انگریزی)

یہ انگریزی رسالہ صوفی عبد القدیر صاحب نے مرتب کیا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ نے اس پر نظرِ ثانی فرمائی ہے۔ اس میں بانئے سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خاندانی حالات مغل ایمپائر۔ اور برٹش حکومت سے تعلقات وغیرہ کا مفصل تذکرہ ہے۔ اور ساتھ ہی گورنمنٹ آفیسران کی ایسی چٹھیاں بھی ہیں جو اس خاندان کی نیکنامی اور وفاداری کا بین ثبوت ہیں۔

چونکہ آجکل معاندین سلسلہ انگریز افسروں کو ہمارے خلاف غلط فہمیوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اس رسالہ کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں نسخے منگوا کر اپنے اپنے ہاں کے انگریز افسروں کو دیں اور انہیں پڑھوائیں۔ قیمت فی نسخہ ۵ر ہے۔

۳- حدیث (انگریزی)

یہ مکرمی مولینا درد صاحب کی محققانہ تصنیف ہے۔ جسے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی نظرِ ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ اس میں حدیث کا مرتبہ اس کی جمع و ترتیب۔ اس کے فوائد اور خوبیوں کو نہایت لطیف رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جو علمی مذاق رکھتا ہے۔ اس کتاب کو منگوائیگا اور پڑھے گا۔ قیمت صرف ۶ر

۴- اسلام اور غلامی (انگریزی)

یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی نہایت لطیف اور عالمانہ تصنیف ہے جس میں مسئلہ غلامی پر سیر کن بحث فرماتے ہوئے اسلام کے وہ احسان گنائے ہیں۔ جو اس نے غلاموں پر کئے۔ اور انہیں صاحبِ تاج و تخت بنا دیا۔ احباب جماعت کو چاہئے۔ کہ مسلم اور غیر مسلم اصحاب میں اس رسالہ کی خاطر خواہ اشاعت کریں۔ تاکہ وہ غلط فہمیاں دُور ہو جائیں۔ جو مخالفینِ اسلام نے اس مسئلہ کو غلط طریق پر بیان کر کے عوام کے دلوں میں پیدا رکھی ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۵ر

نوٹ { سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ فہرست کتب مفت ارسال کی جاتی ہے۔

ملک فضل حسین مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان (پنجاب)

بر کی تلاش

ایک غریب و شریف کنواری اٹھارہ سالہ لڑکی کے لئے جو بہت اعلےٰ حسب و نسب رکھتی ہے۔ پڑھی لکھی اور امور خانہ داری سے واقف ہنر مند باسلیقہ صورت اور سیرت میں اچھی ہے۔ بر کی ضرورت ہے۔ لڑکا خاندانی با اخلاق تندرست اور برسرِ کار ہو۔ عمر ۳۰-۳۱ سال تک۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں:

(خ) شاہجہان بکڈپو فیض باغ لاہور

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۶ر جولائی ۱۹۳۵ء سے یکم اگست ۱۹۳۵ء تک ہوگا۔ داخلہ کی درخواستیں پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ کے دفتر میں ۵ار جولائی ۱۹۳۵ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر کالج میں حاضر ہونا چاہئے۔ مقررہ تعداد پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

یاد رکھئے!

بہترین سے بہترین کٹ پیس کم از کم دام میں صرف ہمارے یہاں سے ملے گا۔ تفصیل اور فہرست مفت طلب کریں:

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پتہ

مینجر دی کریسنٹ ٹریڈنگ کمپنی بائیکلہ ممبئی ۸

لنڈن۔ ۳۱ مئی۔ مسٹر جارج لینسبری لیڈر لیبر پارٹی مسٹر مارگن جونز اور مسٹر گرینوڈ نے انڈیا بل کی تیسری قرأت کو مسترد کئے جانے کے لئے دارالعوام میں مندرجہ ذیل تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ یہ ہاؤس بل کی تیسری قرأت کو منظور کرنے سے انکار کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی رو سے ہندوستان کو جو نیا آئین دیا گیا ہے۔ اس میں درجہ نوآبادیات کے حصول کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ اس میں سیلف گورنمنٹ کے عمل درآمد پر ناجائز پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ اور مزدور مرد اور عورتوں کے لئے نیابت اور حق رائے دہندگی کا کافی انتظام نہیں۔

مرشد آباد ۳۱ مئی۔ اندرون ضلع سے ایک ساہوکار کے گھر پر ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی۔ ڈاکوؤں کا گروہ جو خطرناک اسلحہ سے مسلح تھا۔ تین سو تولے سونا اور بہت سی نقدی لے کر بھاگ گیا۔ پولیس نے بارہ اشخاص جو ڈاکوؤں کے سرغنہ خیال کئے جاتے ہیں۔ گرفتار کر لیا ہے۔

نئی دہلی۔ ۳۱ مئی۔ جمعیت العلماء ہند کانپور کے صدر شاہ محمد سلیمان کا جب کہ آپ نماز جمعہ پڑھا رہے تھے۔ ہیٹ سٹروک سے انتقال ہو گیا۔

پیرس۔ ۳۱ مئی۔ فلانڈن گورنمنٹ کی شکست اور استعفےٰ کے بعد موسیو بوئسن چیمبر کے سوشلسٹ ممبر نے نیشنل یونین کی کیبنٹ مرتب کرنا منظور کر لیا ہے۔ سوشلسٹوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ نیشنل یونین میں شامل نہیں ہونگے۔ بعد کی اطلاع ہے کہ نئی کیبنیٹ مرتب ہو گئی ہے۔

روم ۳۱ مئی۔ مشرقی افریقہ میں بھیجنے کے لئے دو اور فوجی ڈویژنیں مشتمل بر تیس ہزار افراد اور دو سیاہ پوش ڈویژنیں مشتمل بر پچیس ہزار نوجوان بلائی گئی ہیں۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ ابی سینیا نے مکمل تیاریاں کر لی ہیں۔ اس لئے اٹلی کو ایسا کرنا پڑا۔

بمبئی ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ کو یکم جنوری ۱۹۳۶ء سے کمشنر کا صوبہ اور بعد میں جب صوبجاتی خود مختاری دیگر تمام

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

صوبجات میں جاری ہو جائے گی۔ تو گورنری صوبہ بنا دیا جائے گا۔ حکومت بمبئی نے ایک خاص افسر اس غرض کے لئے مقرر کیا ہے۔ کہ اس تمام قانون کی جانچ پڑتال کرے۔ جو بمبئی اور سندھ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس قانون میں مجلس آئین ساز

ایک موزوں تجارتی معاہدہ کرے۔ اور انگلستان کے اموال کو آئرلینڈ میں ترجیح دے۔ بشرطیکہ آئرلینڈ کو باہر سے مال منگوانے کی ضرورت پیش آئے۔

لنڈن۔ ۳۱ مئی۔ سر سیمویل ہور وزیر ہند نے پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانات

کوئٹہ میں ہیبتناک زلزلہ

جان و مال کا بے حد نقصان

شملہ ۳۱ مئی۔ کوئٹہ میں ۳۱ مئی کو پونے تین بجے صبح کے قریب شدید زلزلہ آیا۔ جس نے ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کی لائنوں کو تباہ کر دیا۔ سول سٹیشن اور ریلوے آفس کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ چونکہ گفت و شنید کے تمام وسائل برباد ہو چکے ہیں۔ اس لئے وائرلیس کا استعمال ہو رہا ہے۔ ہلاک شدگان کے پہلے اندازے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ صرف شہر میں ایک ہزار سے زائد اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ بہت سے سول افسر اور تینتالیس ہواباز ہلاک ہو چکے ہیں۔ کوئٹہ کے گرد و نواح کے کئی گاؤں صفحۂ ہستی سے معدوم ہو گئے ہیں۔ فوجی نقصان کے متعلق تاحال تصدیق نہیں ہو سکی حکومت پنجاب فوری امداد کا انتظام کر رہی ہے۔ قلات کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے یکم جون کی آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ کوئٹہ میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے غیر سرکاری طور پر زلزلہ زدہ علاقہ میں مجروحین اور ہلاک شدگان کی تعداد تیس ہزار کے قریب سمجھی جاتی ہے۔ ملک معظم۔ وائسرائے ہند اور وزیر ہند نے ہمدردی کے تار بھیجے ہیں۔ حکومت پنجاب امدادی انتظامات سرگرمی سے کر رہی ہے۔

کے ذریعہ مناسب ترمیم کی جائے گی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت بمبئی کا کل قرضہ ۸۰ کروڑ ہے۔ جس میں سے ۲۵ کروڑ حکومت سندھ کے ذمہ ڈالا جائے گا۔

ڈبلن۔ ۳۰ مئی۔ کل آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں مسٹر ڈی ولیرا نے بیان کیا کہ حکومت آئرلینڈ کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ انگلستان پر حملہ کرنے والوں کے لئے آئرلینڈ کو مورچہ کی حیثیت دے۔ حکومت آئرلینڈ تیار ہے کہ حکومت انگلستان کے ساتھ

کے لنکاشائر کے ممبروں کے وفد کو شرف باریابی بخشا۔ ہندوستان اور برما کے باہمی معاہدہ پر بحث و تمحیص ہوئی۔ جس میں کئی ایک نئے امور رونما ہو گئے۔

جمال پور۔ ۳۱ مئی۔ جمال پور اور ریار پور کے درمیان ریل گاڑی کے ایک ڈبہ کو آگ لگ جانے کی وجہ سے سخت بے چینی پھیل گئی۔ آگ انجن کے انگاروں سے شروع ہوئی۔ آگ بجھا دی گئی۔ اور کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ دارالعوام سے پاس ہو جانے کے بعد انڈیا بل ۶ جون کو دارالامرا میں چلا جائے گا۔ وہاں پہلی خواندگی ہوگی اس کے بعد ہاؤس کا اجلاس گرمیوں کی رخصتوں کے لئے ملتوی ہو جائے گا۔ اور اٹھارہ جون کو جب پھر اجلاس ہوگا۔ تو دوسری خواندگی پیش ہوگی۔ اور بل جولائی کے آخر تک ایکٹ بن جائے گا

شیلانگ آسام کی مجلس مقننہ میں گورنمنٹ کی مذمت کے التوا کی تحریک پیش ہوئی۔ وجہ یہ پیش کی گئی۔ کہ گورنمنٹ نے کونسل سے مشورہ کئے بغیر آسام میں ایوان ثانی کے قیام کی رائے دی۔ اور اس امر کا کوئی خیال نہیں کیا۔ کہ کونسل آسام نے ستمبر ۱۹۳۲ء میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ آسام میں ایوان ثانی کی کوئی ضرورت نہیں مگر تحریک التوا ۲۶ کے مقابلہ میں ۱۳ ووٹوں سے گر گئی۔

لنڈن ۳۰ مئی مہاراجہ بیکانیر نے لنڈن میں ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام استقبال اعزازی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ آل انڈیا فیڈریشن کے اول ترین حامی رہے ہیں۔ اور وہ اب بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ فیڈرل طرز حکومت ہی ایسا ہے کہ ہندوستان اور ریاستوں سب کا راز مضمر ہے

بمبئی یکم جون۔ بمبئی سے ہفتہ رواں میں سونا مالیتی تیس لاکھ ستر ہزار آٹھ سو روپیہ یورپ اور امریکہ کو بھیجا جا چکا ہے۔ انگلستان میں گولڈ سٹینڈرڈ کے فقدان سے لے کر آج تک دو ارب انتیس کروڑ سینتیس لاکھ تین ہزار چھ سو مالیتی سونا کی برآمد ہو چکی ہے۔

مدراس ۳۰ مئی۔ مدراس پرواز کلب کے نئے ارکانوں میں دو عورتیں ممبر بنی ہیں۔ قبل ازیں کلب میں کوئی عورت ممبر نہیں تھی۔

پشاور ۳۰ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جرمنی کی ہندوکش مہم کی جماعت کو جو ۲۰ مئی کو کابل سے روانہ ہونے والی تھی۔ بدخشاں میں سے گزرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی